بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / بدھ ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۲۱ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۱ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۱۳

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع (۲۱ ستمبر ۸ بجے صبح)

پیٹ میں نفخ کی تکلیف ہے، عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
- چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

لجنات اماء اللہ مقامی کا اجتماع

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا مقامی اجتماع مورخہ ۲۸ ستمبر بروز بدھ بوقت صبح ۸ بجے لجنہ ہال کے احاطہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس اجتماع میں دونوں وقت شامل ہو کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

دیارِ غیر میں بسنے والے بھائیوں کیلئے تحریکِ دعائے خاص

الٰہی جماعتوں کو سنت کے مطابق مشکلات کے دور سے گزرنا پڑتا ہے۔ فرمانِ خداوندی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے تحت فتوحات اور کامیابیوں سے قبل عسر کا دور بھی لازمی ہے۔ اور ایک عسر کے ساتھ دو یسر مقدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرونی جماعتوں میں جہاں غیر معمولی بیداری اور کامیابی کے آثار ہیں۔ وہاں کچھ عناصر درپے آزار بھی نظر آتے ہیں۔

الحمد للہ کہ اس موقع پر وہ جماعتیں صدقات اجتماعی دعا اور نفلی روزوں کا اہتمام کرتی ہیں اور الٰہی جماعتوں کا یہی طریق ہے کہ وہ اپنے خدا کے حضور ہی فریاد کرتی ہیں کہ ان کا اصل سہارا وہی ذات بابرکات ہے۔

اس موقعہ پر میں احباب کو دعائے خاص کی تحریک کرتا ہوں۔ ایک بیرونی ملک میں جماعت کو شر پسند عناصر پریشان کرنے کی فکر میں ہیں تاہم حکومت کا رویہ عادلانہ اور ہمدردانہ ہے اور وہاں کے احباب اپنے طور پر صدقہ اور دعاؤں کا اہتمام کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے احباب جماعت بھی اپنی خاص دعاؤں میں انھیں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے جماعت اور احبابِ جماعت کو محفوظ رکھے۔ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(وکیل التبشیر)

فجی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ نے عید الاضحیٰ مسجد اقصیٰ ناندی میں پڑھائی اور خطبہ دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناندی اور سووا میں حضور کے اعزاز میں تقاریب استقبالیہ کا انعقاد

شہر کے میئر، اراکین پارلیمنٹ اور ہندو لیڈروں کی تقاریب میں شمولیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرقی بعید کے تاریخی دورہ کے سلسلہ میں سنگاپور کا کامیاب دورہ مکمل فرمانے کے بعد آجکل فجی میں قیام فرما ہیں اور اہم تربیتی و تبلیغی امور کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورے میں حضور کے وفد میں شامل وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے بذریعہ کیبل گرام جو خبر دی ہے اس کے مطابق حضور نے نماز عید الاضحیٰ مسجد اقصیٰ ناندی میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے ناندی میں ایک استقبالیہ میں بھی شرکت فرمائی اور ایک مجلس سوال و جواب میں اہل فجی کے سوالوں کے جواب عطا فرما کر ان کی روحانی تشنگی کو دور کرنے کا سامان بہم پہنچایا۔ عید سے اگلے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناندی سے روانہ ہو کر سووا تشریف لے گئے۔ یہاں پر جماعت احمدیہ فجی کی طرف سے دی گئی ایک دعوتِ استقبالیہ میں حضور انور نے شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں اراکین پارلیمنٹ اور ہندو لیڈروں نے بھی شرکت کی۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے جو کیبل گرام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام ارسال فرمائی ہیں ان کے تراجم درج ذیل ہیں:-

۱۷ ستمبر: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید الاضحیٰ مسجد اقصیٰ ناندی میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ ناندی کے علاوہ سووا، لٹوکا اور باند کے علاقوں سے بھی احمدی مرد و زن اور بچے نماز عید الاضحیٰ میں شامل ہوئے۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔

اسی روز بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناندی سوک سینٹر تشریف لے گئے۔ جہاں پر ناندی شہر کے میئر موصوف نے حضور کا استقبال کیا۔ یہاں پر حضور نے قریباً تین صد مردوں اور عورتوں کو اپنے خطاب سے نوازا۔ یہ مرد و زن زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور کے پرمعارف خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مرد اور عورتیں مختلف موضوعات اور مسائل پر حضور سے اپنے سوالوں کے جواب حاصل کرتے رہے۔ یہ تقریب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر اہل شہر پر دیکھنے میں آیا۔

۱۸ ستمبر: حضور انور دوپہر کے وقت بذریعہ طیارہ ناندی سے سووا تشریف لے گئے۔ اپنی آمد کے فوراً بعد حضور نے جماعت احمدیہ فجی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ جماعت فجی کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم عبد اللطیف مقبول صاحب نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقعہ پر فجی پارلیمنٹ کے ممبر مکرم بخشی سنگھ میلکس صاحب اور ہندو لیڈر مکرم کے پی شرما صاحب نے بھی تقاریر کیں اور سرزمین فجی میں حضور کی آمد پر حضور کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر حضور نے بھی نہایت روح پرور خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب پر یہ تاریخی اور یادگار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

جماعتہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ فجی کے چندہ تحریک جدید میں چھ گنا اضافہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو امسال غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جماعت احمدیہ فجی نے نہ صرف انفرادی بجٹ کی نئے سرے سے تشخیص کی ہے بلکہ تحصیل چندہ جات کے نظام کو بھی بہت بہتر کیا ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون ۸۳ء کو ختم ہونیوالے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق چندہ تحریک جدید کی وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے چھ گن زیادہ ہوئی ہے۔ الحمد للہ! اسی طرح لازمی چندہ جات میں بھی باوجود طوفان سے نقصان ہو جانے کے احباب جماعت نے پہلے سے بڑھ کر قربانی پیش کی ہے چنانچہ گزشتہ سال کے مقابل پر ساڑھے چودہ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

جماعت احمدیہ فجی کے امیر و مبلغ انچارج برادرم مکرم سجاد احمد خالد صاحب، ان کے رفقاء کار، عہدیداران اور سب مخلصین جماعت احمدیہ فجی کے لئے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور دائمی خوشیاں نصیب کرے۔ آمین!

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبد الحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۲۱ تبوک ۱۳۶۲ ہش

بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں کی جانیوالی دعا

اور

اس کی انقلاب انگیز تاثیر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۱۱۶) کی رو سے خود ہر جگہ موجود ہے اور ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے اپنے بندوں سے دور نہیں بلکہ ان کے قریب ہے۔ لیکن خود خدا کے اپنے بندوں سے بالکل قریب ہونے کے باوجود ضروری نہیں کہ بندے بھی اس کے قریب ہوں۔ یہ حقیقت واضح کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ اگر بندے چاہیں تو بعض ذرائع اختیار کر کے وہ بھی اس کے قریب آسکتے اور اس کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حصول قرب الٰہی کے ان ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان ذرائع میں سے ایک اہم اور بنیادی ذریعہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا یہ ہے کہ تم مجھے دعا کے ذریعہ پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا اور تمہاری دعا کو قبول کر کے تمہیں تمہاری مراد عطا کروں گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک تو تمہیں میرے قریب ہونے کا احساس ہو جائے گا دوسرے اس احساس کے نتیجہ میں تم خود میرے قریب آجاؤ گے اور اس طرح تمہیں میرا قرب نصیب ہوگا اور مقربان بارگاہ الٰہی میں تمہارا شمار ہوگا چنانچہ قرآن مجید کی آیت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ آیت ۱۸۷) اور اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن آیت ۶۱) اس پر شاہد ناطق ہیں۔

اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور امر بھی ذہن نشین کرایا ہے اور وہ یہ کہ اگر اس کے بندے قبولیت دعا کا حظ اٹھانا اور اس کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاجزی اور تضرع اور مضطر ہونے کی حالت میں اسے پکاریں کیونکہ وہ مجبور اور بے بس و لاچار ہیں جبکہ ان کا رب ارحم الراحمین اور قادر و کریم ہے اور ان کی تکلیف دور کرنے اور ان کے لئے آسانی پیدا کرنے انہیں ان کی مراد عطا کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ جب وہ اپنے اوپر یہ حالت وارد کر کے اسے پکاریں گے تو وہ ضرور ان کی مدد کرے گا اور ان کی دعا کو قبول کر کے انہیں اپنا قرب عطا کرے گا۔ اسی لئے فرمایا:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

(النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور وہ اس (بے کس) کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ یہ صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے کہ جب کوئی بے کس اور بے بس و مجبور انسان اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی پکار کا جواب دیتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر کے اس کے لئے آسائش اور راحت کا سامان کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا جناب الٰہی میں مقبول ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں کمال عجز و انکسار اور تضرع کے ساتھ اپنی التجا خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کرے۔ بے بسی اور بے چارگی کی حالت ہر انسان پر اپنے ذاتی معاملات اور ضروریات میں بھی وارد ہوتی ہے اور انسانوں کے کسی مخصوص گروہ پر من حیث الجماعت بھی۔ من حیث الجماعت بے بسی اور بے چارگی کی حالت خدائی جماعتوں پر بدرجہ اولیٰ طاری ہوتی ہے۔ کیونکہ خود ان کی انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ان پر گمراہ انسانوں کے انتہائی طاقتور اور صاحب اقتدار جم غفیر کو ہدایت کی راہ پر گامزن کرنے اور اس طرح زمین پر حق کو غالب کرنے کی بہت ہی عظیم ذمہ داری عائد کی جاتی ہے۔ ایسے کمزور و بے بضاعت اور قلیل التعداد حق پرستوں سے زیادہ بے بس اور بے چارہ یعنی حقیقی معنوں میں مضطر اور کون ہو سکتا ہے۔ ان کا تو ایک ہی بس اور ایک ہی چارہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے قادر و کریم اور مجیب خدا کو کمال عاجزی اور تضرع سے پکاریں کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان کرے کہ زمین پر حق خود بخود غالب آتا چلا جائے یہاں تک کہ یہ زمین لوگوں کے ہدایت کی راہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں حق اور راستی سے بھر جائے۔ چنانچہ خدائی جماعت کے افراد مضطر ہونے کی حالت میں خدا تعالیٰ کو پکارتے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ ان کی مضطربانہ دعائیں قبول کر کے حق کو زمین پر غالب کر دکھاتا ہے یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے جس آیت میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ وہ مضطر کی دعا کو ضرور قبول کرتا ہے وہاں ساتھ ہی اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ جب اس کی قائم کردہ جماعت کے افراد مضطر ہونے کی حالت میں غلبہ حق کے لئے دعائیں کرتے رہیں تو وہ ان کی مضطربانہ دعاؤں کو قبول کر کے زمین میں حق کو غالب کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ

(النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور اس (بے کس) کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ (یعنی خدا) تم (دعا کرنے والے بے کسوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔

اس آیت میں ساری زمین کا وارث بنانے سے مراد زمین میں حق کے غالب آنے سے ہے کیونکہ خدائی جماعت کے افراد دنیوی اقتدار کے خواہاں نہیں ہوتے۔ انکی تو ایک ہی تمنا اور ایک ہی مراد ہوتی ہے کہ حق زمین میں غالب آجائے۔ خدا تعالیٰ راہ حق میں تکلیف اٹھانے اور دکھ سہنے والوں سے کہتا ہے کہ تم مضطر ہونے کی حالت میں مجھے پکارو میں تمہاری تکلیف کو دور کر دوں گا اور ایک دن تم میری مدد سے حق کو دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب ہو کر رہو گے۔ اسی لئے خدائی جماعتوں کا جو انتہائی کمزور اور بے بضاعت ہوتی ہیں۔ تمام تر انحصار دعاؤں پر ہوتا ہے۔ وہ مضطر ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ خدائی فیصلہ کے بموجب وہ دن آجاتا ہے کہ زمین میں حق کا غلبہ اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

ہم احمدیوں کا بھی خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں تمام تر دارومدار دعاؤں پر ہے۔ ہماری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا انتہائی مشکل اور عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کہ ہم بے کس، بے بس اور بے چارہ یعنی مضطر ہونے کی حالت میں اپنے رب کے حضور پوری عاجزی، تضرع اور درد و الحاح سے دعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں تا ہمارا خدا ارحم الراحمین رجوع برحمت ہو اور ہمیشہ رجوع برحمت رہے اور يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ کی رو سے حق کو ساری دنیا میں غالب کر کے ہمارے حق میں اپنا وعدہ پورا کر دکھائے۔ بالخصوص ان ایام میں جبکہ خدائی منشاء کے بموجب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرقی ممالک کا تبلیغی اور تربیتی دورہ فرما رہے ہیں اور عنقریب حضور پر انور آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد نصب فرمانے والے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ حضور کے اس تاریخ ساز دورے کی عظیم الشان کامیابی اور ان ممالک میں اسلام کی فیصلہ کن فتح اور کامل غلبہ کے لئے درد و الحاح سے دعا کرے تا کہ خدا تعالیٰ ہم بے کسوں کی مضطربانہ دعائیں قبول فرما کر اسلام کو مغرب میں بھی اور مشرق میں بھی فتحیاب کرے اور اسلام کا جھنڈا مشرق و مغرب میں انتہائی بلندیوں پر لہرانے اور کرۂ ارض پر زبردست سایہ فگن ہونے لگے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبل انعام یافتہ

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے ملاقات

بی بی سی سے ایک انٹرویو

ماہرین طبیعات کا خیال ہے کہ اس پیچیدہ کائنات میں جس میں ہم سب رہتے ہیں چار بنیادی قوتیں ہیں۔ اب کائنات کے حسن، اس کے نظام اور اس کی سادگی کے مفروضے پر کام کرتے ہوئے سائنسدان ایک عرصے سے اس کوشش میں تھے کہ ان چار بنیادی قوتوں کو متحد کرنے کی کوئی صورت ہو۔ چنانچہ تلاش اس بات کی تھی کہ مادے کی کوئی ایسی مزید گہری اور اساسی وضاحت کی جا سکے کہ یہ چاروں قوتیں ریاضیاتی مساوات کے رشتے میں ایک دوسرے سے مربوط ہو جائیں اور یوں ان قوتوں میں اتحاد پیدا ہو جائے۔ سادہ سے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ اس بنیادی ذرے کی تلاش تھی جو کائنات کی اس واحد قوت کا سراغ دے سکے جو وجودِ کائنات کی ضامن ہے۔ اس سلسلے میں بڑی کامیابی اس ذرے کی دریافت ہے جسے W. Particle یا Weak - particle کا نام دیا جا رہا ہے۔ اس ذرے کے وجود کا نظریاتی خاکہ ۱۹۷۹ء میں برطانیہ میں ڈاکٹر عبدالسلام اور امریکہ میں ڈاکٹر وائن برگ اور ڈاکٹر گلیشو نے پیش کیا تھا جس پر ان تینوں سائنسدانوں کو ۱۹۷۹ء میں طبیعات کا نوبل انعام ملا تھا۔ جنیوا کے قریب واقع یورپین نیوکلیئر فزکس سنٹر میں اس نئے ذرے کی دریافت پر برطانیہ کے امپیریل کالج میں ایک ملاقات کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام سے پوچھا گیا کہ جنیوا سے ملنے والی یہ خبر آپ کے نظریئے کا کس حد تک ثبوت ہے؟

• ڈاکٹر عبدالسلام: یہ کہانی بہت پہلے سے شروع ہوتی ہے ۱۹۳۴ء کے قریب جب Weak nuclear forces پر پہلی بار تھیوری پیش کی گئی۔ اُس وقت سے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ Weak ذرات بھی ہوں گے۔ یہ ذرات ایسی خصوصیت رکھتے ہیں کہ Weak Force ان کے ذریعے سے منتقل ہوتی ہے۔ اُس وقت سے لے کر آج تک سوال یہ تھا کہ ان ذرات کا وزن کیا ہے؟ ایک خیال تھا کہ ممکن ہے ان ذروں کا وزن دو پروٹونز کے برابر ہو، ۳ کے برابر ہو، ۴ کے برابر ہو، ۵ کے برابر ہو لیکن کوئی ایسی تھیوری نہیں تھی جس سے ان کا وزن دریافت کیا جا سکے۔ ہماری تھیوری جس میں بجلی کی قوت اور Weak nuclear force کی وحدانیت کا نظریہ پیش کیا گیا، اُس تھیوری میں یہ بھی ایک حصہ تھا کہ چونکہ بجلی کے منتقل کرنے والے ذرات جنہیں ہم فوٹونز Photons کہتے ہیں اور اُن کی تھیوری ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اور یہ Weak force کا انتقال کرنے والے ذرات جنہیں ہم W - particles اور Z - particles کہتے ہیں، چونکہ یہ سب particles ایک قبیل سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے جن ذرات کے متعلق ہم جانتے ہیں مثلاً یہ فوٹونز۔ اُن کی خصوصیت سے ہم W - particles کے وزنوں کا اندازہ کر سکیں گے گویا W - particles کی پہلی بار ہماری طرف سے تجویز پیش نہیں کی گئی۔ یہ پہلے ہو چکی تھی لیکن اس کے وزن کا اندازہ نہیں تھا۔ یہ وزن کا اندازہ ہماری تھیوری کے ذریعے پیش کیا گیا۔ چنانچہ جب یہ W - particles دریافت کئے گئے ہیں تو سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ کیا ان کا وزن وہی ہے جو ہماری تھیوری میں کہا گیا تھا اور ہماری تھیوری کے نقطۂ نظر سے اُن کا وزن ایک یا دو یا تین پروٹونوں کے برابر نہیں بلکہ تقریباً ۹۰ پروٹونز کے برابر تھا اور یہ بہت بڑی وزن دار چیز تھی جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں Nucleus کے Strontium کے برابر۔ اور Strontium کا Nucleus ۹۰ پروٹونز یا نیوٹرونز پر مشتمل ہوتا ہے لیکن یہ چیزیں بنیادی ذرات ہیں جن کا اتنا وزن ہے۔ دنیا میں کوئی Accelerator ایسا نہیں تھا جو اس وزن کے particles کو پیدا کر سکے۔ چنانچہ جنیوا کی Laboratory میں ایک نئی مشین کی بنیاد ڈالی گئی جس پر اُن کا ۶۰ ملین پونڈ خرچ آیا ہے اور اُس مشین کا مدعا یہ تھا کہ اتنے زبردست قسم کے Accelerator ہوں جن سے Strontium کے Nucleus کے وزن کے برابر particles پیدا کئے جا سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا ہے۔ جب انہوں نے تجربات کئے ہیں تو ایک بلین کلونشیم انہیں ملے جن پر چھان بین کے بعد ۹ کلونشیم ملے۔ اُن میں W - particles کو دریافت کیا گیا اور ان کا وزن وہی تھا جو ہماری تھیوری نے کہا تھا۔ اب بات رہ یہ گئی ہے کہ ہماری تھیوری میں پہلی بار یہ کہا گیا تھا کہ یہ W - particles جو ۱۹۳۴ء میں کہے گئے تھے۔ اُن کے علاوہ ایک اور W particle بھی ہے جسے ہم Z0 کہتے ہیں۔ اس کے متعلق پرانی تھیوری میں دعویٰ نہیں تھا۔ یہ ہماری تھیوری کا ایک خاص حصہ تھا اور یہ وحدانیت کا ایک خاص گر تھا جس کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا Z0 کے بارے میں بالواسطہ تجربات ۱۹۷۸ء میں ہوئے اور انہوں نے ہماری تھیوری کو صحیح ثابت کیا لیکن وہ سب بالواسطہ تجربات تھے۔ ہماری تھیوری کے کہنے کے باوجود اُس کا (Z0 کا) وزن ۱۰۰ پروٹونز کے برابر ہوگا۔ ابھی تک یہ ذرہ اُس نئی مشین نے نہیں بنایا۔ مارچ میں اس پر پھر تجربات کئے جائیں گے۔ توقع یہ ہے کہ یہ ذرات بھی جو صرف ہماری تھیوری کا خاصہ ہیں اور جن کا وزن بھی ہم نے متعین کر رکھا ہے۔ وہ ذرہ بھی انشاء اللہ بنایا جائے گا اور اس پر پھر تجربات ہوں گے۔ وہ اس کے وجود کو ثابت کریں گے۔

سوال:۔ ڈاکٹر صاحب! پروٹون اور اینٹی پروٹون میں جو تصادم ممکن ہوا ہے اُس کے نتائج کس حد تک قابلِ اعتبار ہیں؟

• ڈاکٹر صاحب:۔ یہ تصادم پروٹون اور اینٹی پروٹون کا اس لئے کیا گیا کہ اس طرح پر اُن کو ایک بہت بڑی قوت اور توانائی مل سکتی ہے جس سے اتنے وزنی ذرات بنائے جا سکتے ہیں لیکن اس مشین میں یہ نقص ہے کہ اُس کی Intensity بہت کم ہے۔ اینٹی پروٹون آپ کو کسی زمینی طریقے پر نہیں ملتے۔ آپ کو ایک ایک اینٹی پروٹون بنانا پڑتا ہے اور پھر اُن کو بنا کر مشین میں بھیجنا پڑتا ہے۔ پھر اُن کو Accelerate کرنا پڑتا ہے۔ پھر اُن کی Beam بنانی پڑتی ہے۔ یہ سارے کام کرنے کے بعد جتنے اینٹی پروٹون آپ کو ملتے ہیں اُن کی تعداد اتنی کم ہے کہ آپ کے تجربات کے لئے اُس مشین کی Intensity بہت کم رہ جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے اُس مشین میں ایک اور کمزوری یہ بھی ہے کہ اینٹی پروٹون کی Commission میں کی گئی، وہ صرف ایک Strontium بنانے کے قابل ہی نہیں بلکہ چھ Strontium بنانے کے قابل ہے یعنی بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہوگا کہ چھ Strontium آپ نے بنا لئے۔ بہت اچھا کیا لیکن تجربہ کرنے والوں کے لئے ایک مصیبت ہو جاتی ہے۔ جب اُن کے پاس بہت سے particles ایک وقت میں اکٹھے ہو جائیں تو اُن کو ایک دوسرے سے تشخیص کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ مشین تجربات کے لئے اتنی اچھی نہیں ہے۔ چنانچہ اس مشین کے یہ نقص جو ہیں ان کی وجہ سے زیادہ Precision ان تجربات میں نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے اب کوشش ہو رہی ہے کہ ۲۷ کلومیٹر محیط والی ایک مشین بنائی جائے جس پر کل ۵۰۰ ملین ڈالر خرچ ہوں گے اور یہ ۱۹۸۷ء میں اپنے اختتام تک پہنچے گی۔ جب یہ مشین بن جائے گی تو اُس وقت Precision Experiments ہوں گے جو ہماری تھیوری کو زیادہ جامع طور پر ٹیسٹ کر سکیں گے۔ ابھی تک جو مشین ہے اُس کا محیط صرف چھ کلومیٹر ہے اور اب جو نئی ہوگی اُس کا میں نے عرض کیا ۲۷ کلومیٹر ہوگی۔

سوال:۔ اگر یہ تجربہ آپ کے کہنے کے مطابق قابلِ اعتبار ہے تو کائناتی قوتوں کی شکل کیا ہوگی؟

• ڈاکٹر صاحب: جیسے پہلے آپ نے کہا یہ سارے تجربات صرف دو قوتوں کو جمع کرنے والے ہیں۔ یعنی بجلی کی قوت اور Weak nuclear force کے صرف ایک قوت رہ جائے گی Electro - Weak ان دو کے جمع ہونے کے بعد ۲ قوتیں اور بھی ہیں۔ ایک Strong nuclear force اور ایک کشش ثقل۔ وہ اس کے ساتھ جمع ہوگی یا نہیں۔ یہ ایک بڑا سوال ہے۔ اس پر نئے قسم کے تجربات کی ضرورت ہے۔ خصوصیت سے ایسے تجربات کی جو Electronic Strong nuclear force کو جمع کریں force کے ساتھ۔ ان تجربات میں سب سے اہم دریافت ہے پروٹون کو تباہ کرنے کی۔ اب تک خیال یہ کیا جاتا ہے کہ پروٹونز ہمیشہ ہمیش زندہ رہتے ہیں لیکن اگر یہ نظریہ درست ہو کہ اجتماع ہو جائے گا ان قوتوں کا تو پروٹون اپنی ذات میں ایک لمبے عرصے کے بعد ۳۰ سالوں کے بعد تباہ ہو جائے گا Positrons اور Photons میں۔ یہ تجربات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے قابلِ ذکر تجربے کچھ ہندوستان میں ہو رہے ہیں۔ چند تجربات جو بہت زیادہ بڑے اسکیل پر ہیں امریکہ میں ہو رہے ہیں۔ ان تجربات کے بعد اگر یہ تجربات کامیاب ہوئے تو پھر یہ تین قوتیں Weak، Strong nuclear force اور Electro nuclear force Magnetic force یہ تینوں مجتمع ہو جائیں گی اور پھر مسئلہ رہ جائے گا Gravity کو ان کے ساتھ اکٹھا کرنے کا۔ اگر یہ تجربات ناکام ہوئے تو پھر بہت

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کا مقام
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نظر میں

مکرمہ رفیقہ صفدر صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب مربی سلسلہ مقیم ربوہ

محمود اعظم کی زندگی کا ہر ایک لمحہ اور آپ کے کارہائے نمایاں ایک ایسے گلستانِ خوش رنگ کی مانند ہیں کہ جس میں کھلنے والے پھول اپنی ظاہری خوبصورتی اور خوشبو سے ہمیشہ ہی دلوں کو فرحت بخشتے اور معطر رکھتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر ایک پہلو عظمت و شان اور جلال و جمال کا مرقع ہے

دونوں ہستیاں ہی عظیم تر ہیں ایک محمود اعظمؓ ہے تو دوسرا نور الدینؓ۔ اور نور الدینؓ بھی وہ کہ مسیحائے وقت جس کی تعریف میں یوں لب کشا ہے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

لیکن محمود اعظم تو شجرہ طیبہ کا وہ پھول تھا کہ جس کی آبیاری خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں اور رحمتوں کے پانیوں سے کی۔ اور جس کے عظیم وجود نے خلیفۂ وقت کو بھی اس کے ادب و احترام پر مجبور کر دیا۔ اسی نور الدینؓ خلیفہ اوّلؓ کا مصلح موعودؓ سے محبت و پیار اور ادب و احترام کا یہ عالم ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ جس طرح کی محبت اس وجود کے ساتھ کرتے تھے اور اس کے بچپن میں بھی جس قدر ادب اور احترام آپ کا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مولوی صاحب کو اپنی فراستِ مومنانہ اور کشف و لیانہ سے محسوس و مشہود ہو رہا تھا کہ یہ بچہ منشائے الٰہی کے ماتحت کسی منصبِ عالی کے واسطے تیار کیا جا رہا ہے۔ ایک دفعہ ..... ہم سب ہمسفر تھے (حضرت مسیح موعودؑ ساتھ نہ تھے) ایک اسٹیشن پر ہم گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ کھا رہے تھے ..... (حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کہیں پلیٹ فارم پر پھر رہے تھے۔ جب آپ گاڑی کے اندر آئے تو حضرت مولانا فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر نیچے بیٹھ گئے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ مولوی صاحب کو نیچے بیٹھا دیکھ کر ہم سب کھڑے ہو گئے اور جگہ نکال کر باصرار حضرت مولوی صاحب کو اوپر بٹھایا۔

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء صفحہ ۲ کالم ۲)

یوں تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے ہر ایک فرد سے ہی بہت محبت اور پیار تھا اور آپ سب کا ہی بہت ادب اور احترام کرتے تھے۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی ذاتِ بابرکات سے تو آپ کو خاص الخاص انس تھا۔ جب آپ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے "میاں تم مجھ کو بہت ہی پیارے ہو"۔ اپنی مسند پر بٹھاتے اور آپ کو علوم کی چاٹ لگانے کے لیے اچھی اچھی کتابیں منگوا کر دیتے۔ بعض دفعہ یہ بھی فرماتے کہ:۔

"میاں جب قرآن کریم کا سبق پڑھتے ہیں تو بہت سی آیات مجھے حل ہو جاتی ہیں۔ جن باریکیوں کو یہ پہنچ جاتے ہیں میرا وہم بھی وہاں تک نہیں پہنچتا"۔

(الحکم جوبلی نمبر صفحہ ۸۰ کالم ۴)

اور پھر ان کے ادب و احترام اور مقام محبت و پیار کا یہ رنگ بھی کیا ہی انوکھا ہے۔

حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے نماز پڑھانے سے قبل صفوں کی درستی کے لیے پیچھے مڑ کر دیکھا میں آپ کے بالکل پیچھے کھڑا تھا اور بائیں طرف دوسرے یا تیسرے حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل نے ہاتھ بڑھا کر حضرت میاں صاحب کو مجھ سے دائیں طرف صفِ اوّل میں کھڑا فرما دیا اور فرمایا:۔

"میاں آپ اس باپ کے بیٹے ہیں جو کبھی بائیں طرف نہیں کھڑا ہوا"۔

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب (سابق مبلغ بخارا) کا بیان ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل نے اپنی میٹھک میں ایک خط حضرت میاں صاحب (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے نام لکھا اور مجھے فرمایا کہ دے آؤ۔ میں نے رستہ میں کھولا تو ایسے ادب کے رنگ میں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے آپ کو مخاطب فرمایا تھا کہ گویا میاں صاحب خلیفہ ہیں اور آپ خود خادم ہیں خط میں یہ لکھا تھا کہ

"بازار والوں میں جھگڑا رہتا ہے دعا کریں"۔

حضرت محمود اعظم میں خدا تعالیٰ نے جو جوہر و کمال اور علوم ظاہر و باطنی کا خزانہ ودیعت کیا تھا اس سے آپ کی دوربین نظر نے پہچان لیا کہ وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ مصلح موعود جس کے آنے کی خبر مسیح زماں اور کتب سابقہ نے دی تھی۔ یہی محمود اعظم ہے۔

ایک دفعہ حضرت پیر منظور محمد صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ چل گیا ہے کہ پسرِ موعود میاں صاحب ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا کہ:۔

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔

("تشحیذ الاذہان" مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۸)

خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اوّل کو جو بصیرت اور وسعتِ نظر دی تھی اس نے پہلے ہی دیکھ لیا کہ یہ اوصاف جو محمود اعظم میں پائے جاتے ہیں یہ یقیناً اسے میرے بعد خلیفہ بنائیں گے۔ آپ فرماتے تھے

"محمود کی خواہ کوئی کتنی شکایتیں ہمارے پاس کرے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہمیں تو اس میں وہ چیز نظر آتی ہے جو ان کو نظر نہیں آتی۔ یہ لڑکا بہت بڑا بنے گا۔ اور اس سے خدا تعالیٰ عظیم الشان کام لے گا"۔

(الفضل ۴ اگست ۱۹۳۷ء)

ایک دفعہ ۸ جنوری ۱۹۱۴ء میں آپ نے ایک بھری مجلس میں فرمایا کہ:۔

"مسند احمد حنبل کی تصحیح کا کام ہم سے تو نہ ہو سکا۔ میاں صاحب کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ چاہے تو ہو سکے گا"۔

(القول الفصل صفحہ ۵۶)

اس طرح حضرت خلیفہ اوّلؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو فرمایا:۔

"اگر میری زندگی میں قرآن ختم نہ ہو تو بعد ازاں میاں صاحب سے پڑھ لینا"۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) نے رات کے وقت قلم و دوات طلب کی اور ایک کاغذ پر صرف دو لفظ لکھے۔ خلیفہ محمود"۔

(حیات نور الدین صفحہ ۱۴۱)

قاضی رحمت اللہ صاحبؓ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں ایک رؤیا لکھا جس پر آپ نے تحریر فرمایا کہ:۔

"میرے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے"۔

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے وقت اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا کہ:۔

"میں چاہتا تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

باوجود خلیفہ ہو جانے کے آپ کے دل میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا سب سے زیادہ احترام تھا۔ سفرِ ملتان میں تشریف لے گئے تو آپ ہی کو امیر مقامی بنایا۔ میر مجلس بنانے کا سوال اٹھا تو آپ ہی کو اس غرض کے لیے نامزد فرمایا۔ اس طرح جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کی خدمت میں حضرت صاحبزادہ صاحب آئے تو خلیفہ اوّلؓ نے انکو ارشاد فرمایا کہ میرے سر پر ہاتھ رکھکر دعا کرتے رہو"۔ چنانچہ آپ حضرت خلیفہ اوّل کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتے رہے۔ اس بیماری میں آپ نے اپنی بجائے نمازوں میں امامت وغیرہ کے فرائض حضرت صاحبزادہ صاحب ہی کے سپرد کر دیئے۔ اس طرح زندگی کے آخری ایام میں بھی جبکہ آپ مرض الموت میں تھے حضرت صاحبزادہ صاحب ہی کو امام مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض بھی کیا مگر آپؓ نے اپنا فیصلہ قائم رکھا۔

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ سے کہا آپ حضرت خلیفہ اوّل کے بلا تکلف دوست ہیں آپ ان سے کہیں کہ جماعت میں بڑے بڑے جید عالم موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں میاں صاحب کو امام مقرر کرنا مناسب نہیں۔ جب انہوں نے خلیفہ اوّلؓ سے یہ بات کی تو آپ نے فرمایا:۔

"انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم

مجھے محمود جیسا ایک بھی متقی نظر نہیں آتا۔

غرض کہ مسیح زماں کے ہاتھوں جلد جلد بڑھنے والا وہ خوشنما وجود اور وہ خوبصورت پھول اپنی خوشبو اور رنگینی اخلاق و اطوار سے ایسا کامل تھا اور ایمان و اطاعت کا ایسا مجسمہ تھا کہ خلیفۂ وقت بھی اس کے ادب و احترام میں اپنا فخر سمجھتا تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد اس بابرکت وجود نے اپنے کارہائے نمایاں سے یہ ثابت کر دیا کہ حقیقت میں وہی مصلح موعود ہے اور مسندِ خلافت کا صحیح حقدار۔

اے خدا تو ہمارے محبوب مصلح موعود کی روحِ پاک کو اپنی خوشنودی کے وہ درجات عطا کر کہ اس کی روح تیرے فضلوں اور رحمتوں کے سائے تلے ہمیشہ ہی مسرور و شادماں رہے آمین

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ لاہور

بتاریخ ۲۹/۹/۸۳ بروز جمعرات ناصرات الاحمدیہ لاہور کا سالانہ اجتماع مسجد دارالذکر میں صبح ۹/۲ بجے سے لے کر ۵/۲ بجے شام تک منعقد ہوگا۔

تمام ناصرات و ماؤں سے گذارش ہے کہ وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجتماع کی رونق کو بڑھائیں۔ وقت کی پابندی لازمی ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی — ایک خوبصورت سرزمین

(مکرم لئیق احمد صاحب منیر سابق مبلغ مغربی جرمنی وکالت تصنیف ربوہ)

یہ ملک تین سو جزائر پر مشتمل ہے جن میں آباد جزائر کی تعداد ایک سو ہے۔ فجی کا رقبہ ایک لاکھ مربع میل ہے اور آبادی چھ لاکھ سے زائد ہے تمام جزائر قدرتی نعمتوں سے مالا مال ہیں جنوبی جزائر گھنے جنگلات سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن سے قیمتی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

فجی کا دارالحکومت سووا (SUVA) ہے جو یہاں کی سب سے بڑی بندرگاہ بھی ہے یہاں کی آبادی گنجان ہے۔ فجی کے دو سب سے بڑے جزیرے وٹی لیوو (VITI LEVU) اور وانوالیوو (VANUALEVU) ہیں دیگر مشہور شہروں میں لاٹوکا (LAUTOKA) چینی کی صنعت کی وجہ سے اور واٹو کولا (VATU KOULA) ہے سونے کی کانوں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ لمباسا (LAMBASA) نوسوری (NAUSORI) اور با (BA) یہاں کے معروف شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ انٹرنیشنل ائرپورٹ ناندی (NADI) وٹی لیوو کے مغرب میں سووا (SUVA) سے ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

:- آب و ہوا :-

آب و ہوا مرطوب ہے درجہ حرارت ۶۰° تا ۹۰° درجے (ف) تک رہتا ہے۔ جنوب مشرقی علاقوں میں خوب بارشیں ہوتی ہیں جہاں سالانہ اوسطاً دس سے بارہ فٹ تک بارش ہوتی ہے۔ جبکہ شمال مغربی علاقے عام طور پر خشک رہتے ہیں۔ مون سون کا موسم نومبر تا مئی ہے۔ دسمبر تا اپریل گرمی کا موسم ہے۔

:- باشندے :-

یہاں کی کل آبادی چھ لاکھ اٹھارہ ہزار نوسو اناسی (۶۱۸,۹۷۹) افراد پر مشتمل ہے سب سے زیادہ تعداد ہندوستانیوں کی ہے جو گذشتہ صدی میں یہاں آکر آباد ہوئے ۱۸۸۴ء میں صرف تین ہزار ہندوستانی یہاں آباد تھے لیکن ۱۹۲۴ء میں ان کی تعداد ۸۳,۰۰۰ تک پہنچ گئی۔ ۱۹۳۶ء کی شماریات کے مطابق اس وقت کی کل آبادی میں سے نصف سے زیادہ وہاں کے پیدائشی ہندوستانیوں کی تھی۔ جب ہندوستانی آبادی کی کثرت کا اندازہ لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ فجی اور ہندوستانی باشندوں کی شرح پیدائش تو تقریباً یکساں تھی لیکن شرح اموات میں اہل فجی زیادہ تھے ہزار میں سے اگر بیس فجی مرتے تھے تو اس کے مقابلہ میں ہندوستانی باشندوں کی اموات کی شرح ہزار میں سے دس تھی۔

یورپین اور چینی باشندوں کی بھی کچھ تعداد یہاں آباد ہے۔

:- مختصر تاریخ :-

جزائر فجی ۱۶۴۳ء میں تسمان نامی جہازران نے دریافت کئے۔ کیپٹن کک COOK ۱۷۷۴ء میں ان جزائر میں گیا لیکن ان جزائر کی تفصیلات پہلی مرتبہ کیپٹن بلائی (BALIGHI) کی تحریرات کے ذریعہ منظر عام پر آئیں۔

انیسویں صدی میں صندل کی لکڑی کی نفع بخش تجارت نے جہازرانوں کا رخ فجی کی طرف موڑ دیا۔ کئی جہازران جن کے جہاز ٹوٹ جاتے یا باہمی چپقلش کی وجہ سے جہاز چھوڑ کر بھاگ جاتے ان سب نے اسی جگہ کو اپنا بسیرا بنالیا اس کے بعد یہ جزائر قبائلی خونریزیوں کی وجہ سے انسانوں کا مقتل بنے رہے۔ بالآخر ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو جزائر فجی انگریزوں کی عملداری میں آگئے جنہوں نے ملک کو فتنہ فساد سے نجات دلا کر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کیا ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو یہ ملک برطانوی عملداری سے آزاد ہوگیا۔ اس کے بعد اس نے دولت مشترکہ میں شمولیت اختیار کرلی۔

:- نظام حکومت :-

فجی ۱۴ صوبوں پر مشتمل ہے جن کی اپنی کونسلیں ہیں۔ جنہیں مالی و قانونی اختیارات حاصل ہیں۔

پارلیمنٹ میں ایوان زیریں ۵۲ (بادن) منتخب نمائندگان پر مشتمل ہے اور ایوان بالا ۲۲ ممبران پر جن میں چھ ممبران قائد حزب اختلاف کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

صوبوں میں لوکل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جو ہر بالغ مرد کو ادا کرنا ضروری ہوتا ہے مختلف صوبوں میں اس کی شرح چھ سے لے کر ۹ فجی ڈالر سالانہ ہے۔ جن افراد کے پانچ یا پانچ سے زائد بچے ہوں ان کے لئے شرح کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اب اس صورت کو بدل کر زمین کے مطابق ٹیکس عائد کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں۔ صوبائی ممبران کونسل کا انتخاب ہر دو سال بعد ہوتا ہے۔ انتظامی امور میں قبائلی سردار (چیفس) کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

زراعت، انڈسٹری، معدنیات

یہاں سب سے زیادہ بوئی جانے والی فصل گنا ہے۔ جس کی کاشت ۶ لاکھ ایکڑ کے رقبہ میں کی جاتی ہے چینی سب سے زیادہ برآمد کی جاتی ہے جو کل برآمدات کا ۲/۳ ہے ملک کی ۱/۴ آبادی اسی پیشے سے منسلک ہے۔ دوسری بڑی پیداوار ناریل ہے جس سے تیل اور دیگر مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔ تیسری بڑی پیداوار ادرک ہے۔ ان کے علاوہ کوکو۔ مکئی۔ تمباکو لوبیا۔ آلو، حلوہ کدو اور دیگر پھلوں اور سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔

معدنیات میں سونے کی کانیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں شکر سازی کے چار بڑے کارخانے قائم ہیں۔ ناریل سے تیل اور دیگر مصنوعات تیار کرنے کے تین بڑے کارخانے ہیں اس کے علاوہ بہت سی چھوٹی صنعتیں قائم ہیں۔

جنوبی جزائر کے گھنے جنگلات سے حاصل ہونے والی عمارتی لکڑی اور صندل کی لکڑی بھی یہاں کی اقتصادیات کا اہم حصہ ہیں۔ مقامی دستکاری میں چٹائیاں۔ ٹوکریاں۔ مچھلی پکڑنے کے جال اور جالوں کے لئے استعمال ہونے والی رسیاں قابل ذکر ہیں

تعلیم یافتہ اور مغربی تہذیب کے دلدادہ طبقے کے علاوہ اہل فجی بہت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو کھیتی باڑی اور مچھلی کے شکار سے اپنا اور اہل خانہ کا پیٹ پالتے ہیں

:- مذہب :-

۱۹۷۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق یہاں عیسائیوں کی تعداد ۲ لاکھ ننانوے ہزار نو سو ساٹھ (۲۹۹,۹۶۰) ہندو ۲ لاکھ ۳۴ ہزار پانچ سو بیس (۲۳۴,۵۲۰) مسلمان پینتالیس ہزار دو سو سینتالیس (۴۵,۲۴۷) اور کنفیوشس ۷۳۱ تھے۔

:- تعلیم :-

تعلیم لازمی نہیں۔ ۱۹۸۰ء کے اعداد و شمار کے مطابق کل اسکول ۸۲۸ ہیں۔ جو ۵۶ جزائر میں قائم ہیں۔ پرائمری اسکولز میں طلبہ کی تعداد ۲۷,۳۲۵ سیکنڈری اسکولز میں طلبہ کی تعداد ۳۵,۲۳۸ اور ٹیکنیکل و ووکیشنل اسکولز میں تعداد ۱۹۳۰ ہے۔ اساتذہ کی تربیت کا ایک اسکول قائم ہے نیز ایک میڈیکل اور ایک ایگریکلچرل اسکول کام کر رہا ہے

۱۹۸۰ء تک حکومت کے تعلیم پر اخراجات ۵۵ء۵ ملین فجی ڈالرز تھے۔

:- لائبریریاں :-

دو بڑی لائبریریاں سووا (SUVA) اور لاٹوکا (LAUTOKA) میں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ پبلک لائبریریاں ناندی (NADI) با (BA) سیگاٹوکا (SIGATOKA) اور لمبارا (LABARA) میں قائم ہیں فجی کی زبان میں D اور G سے پہلے N اور B سے پہلے M بولا جاتا ہے۔

:- احمدیہ مشن کا قیام :-

فجی میں احمدیہ مشن ۱۹۶۰ء میں قائم ہوا پہلے مبلغ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب تشریف لے گئے جو ۸ سال تک وہاں مقیم رہے اور ایک مضبوط اور فعال جماعت قائم کی۔ آپ ۱۹۶۸ء میں واپس تشریف لائے۔

لمبا سا میں شاندار مسجد ناصر تعمیر کی گئی ہے اس کے علاوہ سوکا میں مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ اشاعت لٹریچر کا کام بھی بڑے منظم طریقے سے ہوتا ہے۔ مقامی کمیونٹی زبان میں جماعتی لٹریچر کا ترجمہ شائع کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مبلغین کو ریڈیو پر تقاریر کرنے کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔

ایک نوجوان مبلغ کو ارض فجی میں ایک تبلیغی سفر کے دوران کار کے حادثہ میں شہادت کا عظیم مقام حاصل ہوا۔ اس مبلغ کا نام حافظ عبدالحفیظ تھا۔ جو مکرم محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ ارض فجی کو جسے زمین کا کنارا بھی کہا جاتا ہے احمدیت کے نور سے منور کردے۔ آمین۔

(پروفیسر عبدالسلام صاحب۔ بقیہ صفحہ ۳)

سی توجیہیں ہیں اور پھر ہمیں نئے سرے سے یہ سوچنا ہوگا کہ Unification کی شکل کیا ہوگی؟ اگرچہ یہ تلاش اس صورت میں کامیاب ہو یا نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیشہ ہمیشہ انسان یہ کوشش کرتا رہے گا کہ مختلف مشکل چیزوں کو وہ ایک اصول کے ماتحت سمجھ سکے اور وہ اصول وحدانیت کا اصول ہے — وحدانیت سے میری مراد ان قوتوں کا ایک ہو جانا۔

اس نظریئے پر ہمیشہ لوگ تحقیق کرتے رہیں گے اور مجھے یقین ہے کہ جیسا ہمارا موقف درست نظر آرہا ہے اس وقت مختصر سا اسی طرح بڑا موقف بھی انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگا۔

شکریہ ڈاکٹر صاحب بہت بہت۔

نوٹ:- یہ انٹرویو بی بی سی سے ۲۴ فروری ۸۳ء کو نشر ہوا۔ (۲۱)

(مرسلہ: مکرم الطاف قدیر صاحب کراچی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات از کشتی نوح

"پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے۔ اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔" (از کشتی نوح صفحہ ۸۸-۸۹)

(تائید تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● میری اہلیہ سعیدہ بیگم صاحبہ چند عوارض کی وجہ سے علیل ہیں اور طارق ہسپتال بہاولپور میں زیر علاج ہیں۔
(چوہدری ریاض احمد نیاز۔ بہاولپور)

● میری والدہ گلے کی تکلیف اور ہاتھوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ نیز میرے بھائی محمد انور شاہ صاحب کو کراچی میں حادثہ پیش آگیا ہے اور ٹانگ میں تین جگہ فریکچر ہوئی ہے۔
(مسز محمد اشرف کاہلوں۔ فیصل آباد)

● میری والدہ صاحبہ اہلیہ مکرم لعل دین صاحب صدیقی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ۲۲ ستمبر کو سول ہسپتال فیصل آباد میں پیٹ کا آپریشن ہوگا۔
(ناصر الدین خالد۔ دار النصر غربی ربوہ)

● میرا بیٹا توصیف احمد خان بشرعرصہ پانچ چھ سال سے بیمار ہے۔
(سیٹھی حفیظ الرحمان دار الرحمت شرقی ربوہ)

● میرے والد مکرم سید جواد علی صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔
(سید علی حماد۔ دار الصدر جنوبی ربوہ)

قارئین ان سب کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت

میری پھوپھی محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت اللہ صاحب جو کہ مکرم بابو محمد بخش صاحب منیجر ضیاء الاسلام پریس مرحوم کی صاحبزادی تھیں ۱½ سال کی لمبی صبر آزما علالت کے بعد ۱۳ ستمبر بعد دوپہر واہ کینٹ میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز ظہر مسجد مہدی گول بازار میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دار الیمن نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنی یادگار ۵ بچے بشرہ بیگم۔ منیر احمد۔ نوید احمد۔ منزہ بیگم اور ندیم احمد چھوڑے ہیں جن میں سے بڑی بیٹی شادی شدہ ہے۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔

(اقبال احمد نجم ساقی مبلغ سپین)

مکرم مستری محمد دین صاحب چک ۵۵ ضلع بہاولنگر مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۳ بروز جمعرات اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی نماز جنازہ مکرم ناصر احمد صاحب ملہی مربی سلسلہ مردان نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو امانتاً آپ کے گاؤں میں ہی دفن کیا گیا۔

مکرم مستری صاحب مرحوم حضرت میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے آپ نہایت ملنسار اور نیک طبع انسان تھے۔ سلسلہ کے فدائی اور مخلص خادم تھے۔ مرحوم نے اپنی بیوہ کے علاوہ پانچ بچے دو بچیاں۔ بہت سے پوتے۔ پوتیاں۔ نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم مولوی محمد جمیل صاحب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں کام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ارشاد احمد ملہی مربی سلسلہ چک منگلا)

جزاء الاحسان کے طور پر تحریک جدید کی قربانیوں کا اجراء

والدین کا احسان چکانا کسی کے بس کی بات نہیں مگر خلافت کی برکت سے اس عظیم ثواب میں بھرپور حصہ لیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ہر مخلص احمدی حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اپنے بزرگوں کی قربانی جو وہ تحریک جدید کے مالی میدان میں کرتے رہے ہیں کو جاری رکھنے کا اہتمام فرمائے۔ بفضل اس قسم کی کئی مثالیں ریکارڈ میں آچکی ہیں۔ حال ہی میں اسلام آباد کے مکرم محمد یوسف خان صاحب نے اپنے والد بزرگوار محمد یٰسین خان صاحب فیروزپوری کی قربانی کو جاری کرا دیا ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مکھیوں کی تلفی کا منصوبہ

(۱) مکھیوں کے انڈوں بچوں کی تلفی کی مہم خدام الاحمدیہ ایک دو روز میں شروع کرنے والی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس میں UGON SPB آکا ۲½ فی صد محلول پانی میں تیار کر کے گند کے ڈھیروں پر ہر تیسرے روز (سارا Season) چھڑکنے سے مکھیوں کی افزائش بند ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) جوان مکھیوں کو گھروں میں تلف کرنے کے لئے Bay gon Bait (بیگان بیٹ) یا (Finis Bait) فنس بیٹ جو بازار سے دستیاب ہیں۔ استعمال کریں۔ (بحوالہ الفضل ۳۰ اگست ۱۹۸۳ء) سستی (تھوک سپلائی) حاصل کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

(۳) بچوں کو Fly Beater سے کر دیں۔ اس طرح بھی بہت سی مکھیاں تلف کی جا سکتی ہیں۔

(۴) ربوہ سے کھلے بیوت الخلاء سسٹم کو کلی طور پر ختم کرنا چاہیئے۔ موجودہ صورتحال میں اس کی جگہ خشک گڑھے والی بیت الخلاء کو جلد از جلد جاری کرنا ضروری ہے۔

(۵) مطبوعہ سکیم کو غور سے پڑھیں اور ہر مجوزہ انسدادی تدبیر کو اپنائیں۔

(صدر انسداد مکھی مچھر مہم کمیٹی ربوہ)

اعلان برائے داخلہ مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ میں فی الحال مزید طلباء کے داخلے کی گنجائش نہیں ہے جس وقت گنجائش ہوگی۔ اعلان کر دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کے علاوہ مختلف کام سکھانے کا پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ جو بچیاں یا عورتیں یہ کام سیکھنا چاہیں تشریف لے آئیں داخلہ شروع ہے۔ مضمون یہ ہوں گے:۔

پینٹنگ۔ لکڑی کا کام۔ کپڑا پرنٹ کرنا یعنی چھاپہ۔ نیٹنگ۔ کٹنگ۔ مشین ایمبرائیڈری اور ہینڈ ایمبرائیڈری وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

یوم تحریک جدید

یوم تحریک جدید میں مندرجہ ذیل باتوں کا جائزہ لیں:۔

(۱) گزشتہ سال کی نسبت سال رواں کے وعدے کم از کم ڈیوڑھے ہوں۔

(۲) ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی کو سو فی صد کرنے کی بھرپور کوشش

اس قسم کی خوشکن رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

برادرم مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ذیل مزید افراد نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اول میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس اور اخلاص میں برکت ڈالے اور پیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین!

(۱)	محمد اکرم صاحب	۵۰۰/-	سڈنی
(۲)	مجید احمد بشیر صاحب	۵۰۰/-	سڈنی
	از طرف اہلیہ عقیلہ قدوس صاحبہ	۵۰۰/-	"
	از طرف چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی صاحب	۱۰۰/-	"
	از طرف والدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ	۱۰۰/-	"
		۱۲۰۰/-	"
(۳)	عبدالرفیق جدران صاحب	۱۰۰۰/-	"
(۴)	کمال الدین خان صاحب	۱۰۰۰/-	"
(۵)	نصیر احمد خان صاحب	۱۰۰۰/-	"
(۶)	الحاج محمد ایم کاریگری	۱۰۰۰/-	"
(۷)	لئیق احمد صاحب	۹۰۰/-	"
(۸)	لطیف احمد شاہد صاحب	۶۰۰/-	"
(۹)	ساجد سلطان احمد "	۵۰۰/-	"
(۱۰)	نعیم احمد شاہین "	۵۰۰/-	"
(۱۱)	یوسف نیرکو "	۵۰۰/-	"
(۱۲)	عیسیٰ نکرومہ "	۵۰۰/-	"
(۱۳)	یوسف این اے آرحم	۵۰۰/-	"
(۱۴)	محمد اوسی	۵۰۰/-	"
(۱۵)	عیسیٰ ٹونکورا	۵۰۰/-	"
(۱۶)	عیسیٰ لوکی	۵۰۰/-	"
(۱۷)	عیسیٰ ایگیبٹی	۵۰۰/-	"
(۱۸)	یوسف ٹیٹا	۵۰۰/-	"
(۱۹)	یحییٰ یا آئی	۵۰۰/-	"
(۲۰)	عیسیٰ ایہہ	۵۰۰/-	"
(۲۱)	ابراہیم۔ اے۔ ایبڑو	۴۰۰/-	"

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع پر ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کی حاضری لازمی ہے۔

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے ان کے علاوہ ہر بیس ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔

براہ کرم نمائندگان کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے لئے مجالس مقامی اپنے اراکین کی مجموعی تعداد کے ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کرے گی۔ لیکن زعیم اعلیٰ / زعیم مقامی مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہیں ہوں گے۔ اگر زعیم اعلیٰ / زعیم بہ اجازت صدر مجلس شوریٰ میں شمولیت نہ کر رہے ہوں تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ اس لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے نام دفتر کو بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ ربوہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع:

مجلس انصار اللہ ربوہ کا مقامی تربیتی اجتماع مورخہ ۲۴ تبوک بمطابق ۲۴ ستمبر بروز ہفتہ صبح ۷ بجے تا ایک بجے مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ تفصیلی پروگرام مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ اراکین انصار اللہ ربوہ (بشمول حلقہ احمد نگر، طاہر آباد، چھنیاں عثمان والا) سے اجتماع میں شرکت کی درخواست ہے ۷ بجے صبح سے قبل مقام اجتماع میں پہنچیں۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

اعلان گمشدگی

خاکسار نے ایک کتاب ۹/۸۳ ۱۳ کو بنام "جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی جدوجہد" خلافت لائبریری سے نکلوائی تھی جو کہ گولبازار تا اسٹیشن آتے ہوئے کہیں گم ہو گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے اس پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(عارف نسیم مکان نمبر ۴/۴ فضل منزل فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے

(حدیث نبوی)

برائے توجہ صدر صاحبات لجنات اماء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم ایک اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق ایک روپیہ) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

تمام لجنات کی صدر صاحبات سے گزارش ہے کہ وہ حضور اقدس رحمہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی بچیوں کو چندہ وقف جدید کی اہمیت کا احساس دلائیں اور کوشش کر کے خصوصی معاونات بنائیں۔ لجنہ ربوہ اور راولپنڈی نے ایک اچھی تعداد میں ننھی مجاہدات کی طرف سے ایک صد روپیہ یا زائد کی ادائیگی کی ہے۔ باقی مجالس کو بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

تمام مجالس کی سیکرٹریان ناصرات کو چاہیئے کہ وہ اپنی مجالس میں جائزہ لیں کہ کیا ہر احمدی بچی اس مالی جہاد میں حصہ لے کر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ رہی ہے؟

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنات توجہ فرمائیں

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی شائع شدہ تقریر رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم مزید دو ہزار کی تعداد میں شائع کروائی گئی ہے۔ ہر لجنہ کا فرض ہے کہ وہ اسے خرید کر اجلاسوں میں پڑھیں اور اس کے ضروری حصے خواتین کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں شہری لجنات کے علاوہ دیہاتی لجنات بھی اس طرف خصوصی توجہ دیں، کوشش کریں کہ ہر لجنہ کی ہر ممبر یہ کتابچہ ضرور خرید لے۔ کیونکہ موجودہ وقت میں اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک یہ کتاب نہیں خریدی وہ جلد خرید لیں۔ کتاب ختم ہونے پر دوبارہ نہیں مل سکے گی۔ ضلعی صدریں اس امر کی طرف خاص توجہ دیں کہ ان کے ضلع کی جملہ لجنات کے ہر گھر میں ایک کتابچہ موجود ہونی چاہیئے۔ کتابچہ کی قیمت ۵۰/- اڑھائی روپے ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ننھے سائیکل سوارو!

پیارے پیارے ننھے سائیکل سوارو! کیا آپ نے امسال اپنے سالانہ اجتماع پر بذریعہ سائیکل آنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ یہ یاد رکھئے کہ ربوہ تشریف لانے کے بعد اپنا اندراج شعبہ سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ (سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء) میں ضرور کروائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ کا نام اس سکیم میں شروع کے آنے والوں کے نام میں سے رہ جائے۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دین کی خاطر تمام اُمنگوں اور خواہشوں کو کچل کر رکھ دیا:

مولانا مرحوم و مغفور کی وفات پر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی قرارداد تعزیت

فلک احمدیت کے درخشندہ ستارے زبان و بیان اور طریق کے شہسوار اور علم و معرفت کے بحرِ عمیق کے شناور حضرت مولینا عبدالمالک خان صاحب کی اچانک شہادت پر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے تمام مرد و زن خرد و کلاں دلی رنج و غم اور شدید قلق کا اظہار کرتے ہیں۔ بلاشبہ مرحوم اَن گنت اخلاق جمیلہ کے مالک، اوصاف حمیدہ سے متصف، بہت ذہین و فہیم اور انتہائی نفیس انسان تھے۔ علم قرآن، علم حدیث، علم فقہ، علم کلام اور علم مناظرہ پر کامل قدرت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ شہید مرحوم کی طبیعت و مزاج سے انکساری و نرمی، صبر و تحمل اور انسانی خیر خواہی و ہمدردی کا جذبہ نمایاں تھا۔ برصغیر ہند و پاک میں مشہور و معروف اور معزز ترین خاندان کے چشم و چراغ ہونے اور دنیوی آسائشوں اور رعنائیوں کی بے پناہ کشش کے باوجود مرحوم نے دین اسلام کی خاطر اپنی تمام اُمنگوں اور خواہشوں کو کچل کر دین کے لئے زندگی وقف کر دی اور سادہ اور درویشانہ زندگی کا جامہ پہن لیا اور پھر عسر و یسر ہر حالت میں آخری دم تک کمال صدق و وفا کے ساتھ وہ جامہ پہنے رکھا اور خدمتِ دین کا مقدس فریضہ قابل رشک رنگ میں ادا کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

حقیقت یہ ہے کہ مرحوم کے آباؤ اجداد کے دلوں میں مدت سے خدمتِ دین کا جو زبردست جذبۂ خوابیدہ نشوونما پا رہا تھا وہ مرحوم کے وجود باجود سے ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ بابرکت نظامِ خلافت سے وابستہ ہونے کے نتیجہ میں بیک وقت ایک طرف اغیار کے لئے برق بن کر ظاہر ہوا۔ تو دوسری طرف اخیار کے لئے رحمتِ باراں بن کر اُبھرا۔ اس طرح مرحوم نے اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ محفل و مجلس میں جب یہ ظاہری وقار و وجاہت کے پیکر رونق افروز ہوتے اور حقائق و معارف کے اس بحرِ ذخار کے منہ سے چمکتے موتی اگلتے تو عجب بہار کا سماں بندھ جاتا تھا اور سامعین میں سے ہر شخص اپنے ذوق و استطاعت کے مطابق اپنے دامن میں کچھ نہ کچھ گوہر بھر کر ہی نکلتا تھا۔

مرحوم سے ملنے والا ہر فرد ہی ان کے رشتہ محبت و شفقت میں منسلک ہو جاتا تھا مگر ہم نے محسوس کیا اور دیکھا ہے کہ انہیں بنگلہ دیش سے خاص رنگ کی محبت و شفقت تھی۔ یہاں احمدیت کی ترقی اور جماعتوں کی بہبودی کے لئے خاص طور پر وہ کوشاں رہتے تھے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے تین مرتبہ بنگلہ دیش کا دورہ کیا۔ اور شہر بشہر قریہ بقریہ پہنچ کر خاص و عام کو اپنے اعلیٰ نمونہ اور شیریں کلام سے محظوظ کیا۔

ہماری پُرخلوص دعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ شہید مرحوم کی روح کو ان کے بے شمار احسانات و خدمات کے بدلے جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ہمیں اُن کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق جمیلہ کا وارث بنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک عبدالمالک کی جگہ سینکڑوں عبدالمالک عطا کرے۔ رحیم و کریم خدا مرحوم کے پسماندگان کو صبرِ جمیل اور سکونِ دل کا سامان عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(ہم ہیں ممبران جماعتہائے احمدیہ بنگلہ دیش)

خطباتِ جمعہ کے مقامی نائیجیرین زبان میں کیسٹس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطباتِ جمعہ کے کیسٹس بیرون پاکستان احمدی مشنوں کو باقاعدگی سے بھجوائے جا رہے ہیں اور متعلقہ مشن مقامی جماعتوں اور احباب کو یہ کیسٹس فراہم کر رہے ہیں۔ مرکز سے ہزاروں میل دور بیٹھے احباب خلیفۂ وقت کی آواز سُن کر بیداری محسوس کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبات کا انگریزی ترجمہ بھی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب باقاعدگی سے فرما رہے ہیں جسے شائع کر کے جملہ مشنوں کو بھجوایا جاتا ہے۔ مختلف مشن اپنے اخبارات اور رسائل کے ذریعہ یہ خطبات احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں۔

محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج نائیجیریا نے اس ضمن میں اطلاع دی ہے کہ وہ خطبات جمعہ مشن کے اخبار "TRUTH" میں شائع کرنے کے علاوہ ان کا مقامی زبان میں ترجمہ کیسٹس کے ذریعہ احبابِ جماعت تک پہنچانے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء!

(وکیل التصنیف تحریک جدید)

ولادت

۸ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ! نومولود کا نام کاشف عمران رکھا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک بابرکت عمر والا۔ خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین!

(حمید احمد معلم وقفِ جدید دارالعلوم شرقی ربوہ)

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے (حدیث النبی)

قائدین سے ایک ضروری التماس

جملہ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر زیادہ سے زیادہ خدام کو سائیکلوں پر آنے کی ترغیب دلاتے رہیں اور مسابقت کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(منتظم انتظام سائیکل۔ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکان کرایہ پر اور ایک اہم ضرورت

اپنی کوٹھی کا ایک کمرہ۔ الگ کشادہ کچن اور غسلخانہ صرف دو عورتوں (یا ایک عورت ایک یا دو پڑھائی والے چھوٹے بچے) کے لئے موزوں کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ نیز ایک خدا ترس باعزت زندگی گزارنے کی خواہاں عورت جو ایک معمر (بیمار نہیں) بزرگ عورت کی نگہداشت کر سکے ضرورت ہے۔ معقول جیب خرچ بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ مجھے تحریر فرمائیں۔

رضیہ بیگم مرزا عطاء الرحمان۔ برکت لاج دارالصدر غربی۔ ربوہ

نادر موقع ○ شیلر برائے فروخت

(ارجمند رائس ملز نزد احمد نگر)

بالکل چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔ ○ رقبہ دو ایکڑ ○ ایک شیلر پلانٹ اچھی حالت میں (لاہور کا بنا ہوا) ○ ۵۰۰۰ فٹ مسقف رقبہ ○ دو دو فاتر اور چار بیرکیں ○ ایک عدد ٹیوب ویل اور ڈنکی پمپ ○ سیلہ بنانے کا مکمل انتظام

نوٹ:

جو حضرات ایک سیزن کے لئے ٹھیکے پر لینے میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ بھی رابطہ قائم کریں۔

رابطہ:

مرزا طیب احمد ★ (فون - 595)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:- حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان